جلد ۱۰ | بمبئی بروز دوشنبہ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء | نمبر ۱۴

مقدمۃ الجیش
لیڈی کرزن کی مردانگی

[illegible]

ہندوستان پر انگلستان کا کرم

گلے لپٹے ہیں وہ بکلی گذر سری ❀ آ گیا ہے گھٹا دو دن تو رہے

انشاء اللہ انگلستان۔ اور ہندوستانیوں مہربان ہو کر چندہ کی بڑی بڑی قسمیں کالا رنگ کی بہت پڑا دی۔ ہے کالا بلٹ واقعی بیرسٹاک ہے صحیح شان ہے او [illegible] اہل انگلستان [illegible]

[illegible]

فوج کے دیسی افسر

لندن گزٹ میں [illegible] ❀ ہر [illegible] میں کیا

کانگریس والوں کے شور و غل میں یہ فریاد بھی ہمیشہ سنی جاتی تھی کہ گورنمنٹ کو ہندوستانیوں پر مطلق اعتماد نہیں اور بے اعتباری کا یہ ثبوت ہے کہ ہندوستانیوں کو فوج کی افسری نہیں دی جاتی سو لارڈ کرزن کی گورنمنٹ نے شکایت کرنیوالوں کا گلہ شکوہ اس طرح بھر دیا کہ چار نوجوان ہندوستانیوں کو فوجی افسری کے لیے منتخب کر لیا۔ اور تین سال تعلیم دیکر امتحان میں بھی آزما لیا اب فقط عہدوں کی تقسیم باقی ہے سو آجکل میں ہو ہی جاتی ہے ان چار خوش نصیب جوانوں میں دو ہندو اور دو مسلمان ہیں [illegible] مسلمانوں میں حیدرآباد [illegible]

[illegible]

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلیٰ

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن نے اپنے بجٹ ہند کی اسپیچ میں اپنی ہمدردیوں اور خیالات عالیہ کا اظہار کر کے آخر میں سامعین کو مخاطب کر کے یوں فرمایا ہے " میں اب آپ سے استفسار کرتا ہوں کیا یہ طریق حکومت ترقی و تغیر و تبدل کا مخالف ہے اور رعایا کی طرف سرد مہری سے دیکھتا ہے! (نہیں جناب کسکی مجال ہے جو ایسا خیال بھی کر سکے) کیا یہ قرین قیاس ہے کہ جس شخص نے اپنے آرام و آسائش حرام سمجھ رکھا ہو اور انکا تارک ہو کر جاتا ہے .. (وہ کیا جناب ہی تو غلطی پر ہے) .. ہند کی فلاح و بہبود اوس کے دلکو عزیز ہو. کیا ایسا آدمی جس پر بیٹھا ہوں انکو نقصان پہونچائیگا. اور انکو بلندی سے اوتار کر پستی کی طرف لیجائیگا؟ (ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور واقعی آپکی محنت اور آپکی تکلیفیں قابل ہمدردی ہیں. جبکہ آپکے تمام افعال و اعمال سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپکو اہل ہند کی فلاح و بہبود نہایت عزیز ہے. کمبخت ہیں وہ جو بیوقوف ویسی نفع کو نقصان اور بلندی کو پستی سمجھیں تو آپ کیا کریں) کیا کوئی شخص رعایا کا ایسے جلاد جیسے غرض پہنچاتے؟ کیا کوئی لیا قت رسیدہ [illegible] شخص ہے؟ اگر کوئی ہوتا تو کیا بابسے کانون تک اوسکے رونے پیٹنے کی آواز نہ آتی. (توبہ توبہ. یہ آپ کیا فرماتے ہیں. انتقال اراضی کے ایکٹ تمام زمیندار اور کسان نہال ہو گئے. یونیورسٹی ایکٹ کی تعلیم پائیدار اور چار چاند لگ گئے. نظم اور سنگل جنسے تمام اخبار جیسے آزادی ملگئی. آپکا شکریہ کہاں تک ادا کیا جائے. ہر فرد شاد ہے) .. ہر سیستر سپید دار [illegible] آپکی جناب دل کو دعا دیتا ہے. وغیرہ

خون کی ہی تھیں تھا خون جگر جو می کیا

بیشک یہ پی ناتوان ستم رسیدہ چیخ سکتا. تو آپکے مبارک کانون تک ضرور اوسکی آواز پہنچی ہے کانگرس والے یہ ہندوستانی جب لکھیں یا بعض اخبارات جو چیختے چلاتے ہیں محض بیہودہ بکواس ہے اور بہرا نامعقول سے پاؤن تک جھوٹے جو مطلق سچے نہیں ہیں. بلکہ بالکل جھوٹ اور بہتان کے طوفان باندھتے ہیں۔ کیا ایک ایسا آدمی جسنے اپنی تمام زندگی مشرقی رنگ میں آرام اور عمدہ اسباب کے دفعۃً کرنے میں ختم کر دی ہو اور جسنے اپنے قیام ہندوستان میں اس ادب کا لحاظ کا جو وہ لوگوں کے عقائد و جذبات اور مذہب سے کرتا ہو ایسا اعلیٰ ثبوت دیا ہو۔ میں پوچھتا ہون کیا وہ لوگون کو برا بھلا کہیگا اور جن چیزوں کا وہ ادب کرتا ہے کیا انکی بیحرمتی کریگا. سچ ہے سچ ہے ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ ان تمام باتوں کے علاوہ آپکی کانوکیشن کی تقریر ہی سے آپکا ادب و لحاظ ٹپکتا ہے کہ آپنے ہندوستان کے ہندو پارسی و مسلمان فرقون کے بزرگون کا کتنا پاس و ادب کیا اور انکے کیسے کیسے اوصاف آپنے بیان فرمائے جنکو انہیں خوبیون کے ساتھ مدت تک سلامت رکھیں یہ سوالات میں آپکے لئے چھوڑتا ہوں اور وہ ان کا جواب ہے پھر ۔ (نہیں اسکی کیا ضرورت ہے آپکی لاجواب باتوں کا جواب باتون کا جواب ہی کیا ہوسکتا ہے پبلک میں کون کرنا ہی؟ جو بات کی خدائی قسم لاجواب کی. ایسر وی ورنسنزل کی بابت میں اپنے آپکو ادب ملاتے اور دانشمندی کیلئے سلسل دیتا ہون کہ میں چین سے ترقی دیکھتا ہوں اور میں ایسر و ی ادرسنزل کی شکایت سنتا آیا ہون۔ سبحان اللہ سبحان اللہ بس حضور کا شکر ہے جو اوسکی ترقی نصیب ہے بلکہ جہانتک ممکن ہو جلد ہو وغیرہ)

مراقش کی ہجھان التی ہوئی ہوئی پہنچ گئی ہے

افسوس ہے کہ سلطان عبد العزیز والی مراقش عجیب مصیبت میں ہے یورپین گورنمنٹ کی طرف سے ایک دم ہیں کہ کب موقع ملے اور کب اسکی گرفت کر لیں۔ فرانسیسی گورنمنٹ تو بہت ہی قریب پہنچ گیا ہے جسکی قربت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراقش میں عنقریب ایک بہت بڑا انقلاب ہونیوالا ہے لاش کی اندرونی قومیں (یعنی رعایا) زمد لگا رہی ہیں کہ بیرونی قوتوں کا زور اور نفوذ نہ بڑھے. ضرورت ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ [illegible] کو اپنی مداخلت کا فائدہ جتا رہا ہے اور سالانہ کا عہد نامہ یاد دلا رہا ہے اور انگلینڈ پیار کرے یہی جتا رہا ہے کہ ہماری تو تم رسیدہ سستی ہی ترقی دلیکھتے ہیں انگریزی آدمی پیش گورنمنٹ کے سر چاہتے ہیں۔ مقرر ہے میں ضرورت ہو جیسے موقع لگا سکتے ہیں اپنے پنجے کے دو جھٹکے دو لڑتے ہیں۔ مراقش کی بیمار روح (یعنی سلطان) اپنے پایہ تخت فاس میں حیران و پریشان پھنسا ہوا ہے کبھی قوت مدبرہ سے صلاح لیتا ہے کبھی حواس خمسہ سے پوچھتی ہے مگر پریشانی کی صلاح دلیں جیتی نہیں۔ تمام جسمانی قوتیں جیسے مراقش کے قبیلے آپس میں لڑ رہے ہیں تمام انتظام بگڑا ہوا ہے۔ اوسی کا [illegible] مغربی [illegible] دونوں تیز کر رہا ہے۔ صرف ایک جرمن گورنمنٹ باقی رہ گیا تھا سو وہ بھی اپنے الگ ڈھنگ اوڑا رہا ہے وہ بھی [illegible] تک پہنچ گیا ہے اور سلطان کے پاس سے استمزاج کیا ہے بظاہر اوسنے بہت ہی ہمدردی جتائی ہے کہ اس جوش کا ملک قدیم اسلامی [illegible] کے مطابق ہونا چاہئے مگر مطلب سعدی و دیگر [illegible] مراقش کی گردن پر جو لا لگا دینا ہوا ہے افسوس ہے کہ یہ کہاں عظیم الشان سلطنت ایسی مزدور زن اور فرائض انجام دے رہی تھی زمانہ کی سلطنت کا اول [illegible] ہے ان [illegible] سلطان مراقش [illegible] ہندوستانی [illegible]

جان بچی اور لاکھون پائے

آخر مسٹر ڈین وال کابل مشن معہ ممبران مشن صحیح سلامت حضور امیر کابل سے رخصت ہوکر کابل سے ہندوستان مین آ پہنچے۔ گو یہ راز اب تک سربستہ ہو کر دوران کیا کیا پیشگوئیان ہوئین۔ کیا کیا راز و نیاز کی باتین ہوئین مسٹر ڈین نے بیشتر دیا یا امیر کابل نے ... دیا۔ مگر اس مین وقت ہی لیا ہے۔ مشاہدہ بیجا نہین۔ تو عقل سے بعید ہے مشن کابل سے صحیح و سلامت اور خوش و خرم آپہونچی۔ بس یہی کامیابی کی دلیل ہے مسٹر ڈین تو آستانۂ امیر پہ یہ کہہ کر جم گئے تھے کہ جب آئے ہین تو ہے در پہ تو کچھ لے کے ہی اوٹھین گے۔ بس کچھ لے ہی کے اوٹھے ہون گے۔ رہی یہ بات کہ امیر صاحب کابل نے کیا دیا۔ ہاتھی دیئے۔ گھوڑے دیئے۔ جاگیر دی۔ ملک دیا۔ گالیان دین۔ دھکے دیئے۔ آخر کیا دیا۔ تو اس مین جلدی کا ہیکی ہے خود سمجھ مین آجائے گا۔ بیچارے ہانپتے ہانپتے۔ پہاڑون مین ٹھوکرین کھاتے آئے ہین۔ ذرا شملہ تک پہنچ جائین ہوش و حواس درست کرین۔ تکان رفع ہوجائے۔ خستگی۔ اور اضمحلال دور ہو جائے۔ تو کہہ دین گے۔ کہ ہم دو دن بیٹھے ہارے۔ کچھ گھر کے سیکھا ہوگا۔ تو اپنا تجربہ ہی بیان کرین گے

بتان کے مانند راز کو دہانہ مخفیا

قادیانی الہام کا کفر ٹوٹا

مردود گاؤدی نے جیسے کیدبازی کے دام بچھائے اور خیالات فاسدہ سے عموماً تمام دنیا واقف ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو مہو کے سو اوس کے چنگل مین پھنس گئے ہین وہ تو خوب اچھی طرح سے جانتے ہین۔ لیکن قدرت نے اون کے دلون پر کچھ ایسا پردہ ڈال دیا ہے کہ تہرے سے ہٹتے ہیں جبکہ وہ اپنی ہستی سے گذر گئے ہین۔

چنانچہ اون کے پیغمبر یعنے مردود گاؤدی صاحب کو اون کے خدا کی طرف سے الہام ہوا تھا۔ کہ تیری امت کسی وبائی مرض کی جھپٹ نہ پڑے گی جس کے لغوی معنے یہ ہوئے۔ کہ کوئی تو چلتے چلتے مر جائے گا۔ کوئی سنگسار کر دیا جائیگا۔ کوئی پاخانہ مین بجہیر فنا ہو جائے گا کوئی ... مین جان دیگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جس مین مردود گاؤدی نے سب سے بڑا مرض یعنے طاعون کو قرار دیا تہا۔ اور دعویٰ کیا تھا۔ کہ میری امت مردود مین سے کوئی فرد طاعون کی جھپٹ نہ ہوگا۔ اور اسی الہام بے لگام کو عام طور پر مشتہر کرنے والے سب سے زیادہ منشی محمد افضل اوڈیٹر البدر ہی تھے۔ اسپر طاعون شمن بیادہ کو جو غصہ آیا۔ تو خاص قادیان مین جا ڈیرا جمایا۔ اور نیک ساعت۔ سعد۔ پل دیکھکر منشی صاحب مذکور ہی کی خاصے بوہنی شروع کر دی۔ واقعی یہ بوہنی تو بڑی مبارک ہے۔

طاعون نے آخر قادیانی الہام کا کفر توڑ ہی ڈالا گر مرزا اور قادیانی ایسے شرم والے تھوڑی ہین جو ...

لارڈ کرزن اور ہندوستانی

لارڈ کرزن بیچارے نے حضرت پیغمبر ... دلقب ... جو معصوم سمجھے جائین اوس کا ... کونسل کی تقریر مین اونکی طبیعت کا ... اونچا ہو گیا ہو گیا۔ وہ اپنے مزاج پر قابو نہ رکھ سکے تقریر کے بحران مین یا مجذوب ... کی طرح بیچارے مظلوم معصوم ناکردہ گناہ ... دغاباز ... راستباز صادق القول ہندوستانیون کو جھوٹا دغاباز کذاب۔ دروغ گو اور کیا اور کیا کچھ ڈالا۔ بس پھر کیا تھا سننے اور ... بولے۔ بھڑون کے چھتے کو چھیڑ دیا۔ کلکتہ اور مدراس اور آگرا باد مین بڑی دہوم کے جلسے ہوئے۔ تقریرون مین کہین سنجیدہ کہین تمسخر کہین برہمی۔ کہین اشتعال معلوم ہوتا تھا۔ ہر بھولے کے دل کی بھڑاس نکالی۔ اور یہ ثابت کیا تاریخ سے بہت سے دانشمند انگریزون کے اقوال سے کہ یورپ مین اکثر دغاباز مکار ہوتے ہین۔

ایک چلتے پرزے نے تو لارڈ کرزن ہی کی تصانیف سے یہ دکھا دیا کہ اونہون نے ایک دفعہ کسی چینی یا جاپانی حاکم کے سامنے منہ ... مسلما جھوٹ کہا تھا بمبئی مین بھی اسی قسم کا جلسہ اسی ہفتہ مین ہوا۔ خدا خیر کرے۔

کسی شخص نے ایک پڑکتی رباعی اسطور پر کہی ہے

شاہ منصب پر گردون شام نگر کہی خوب ہے سخن

بیٹھے جب ہے جہوٹ سچ کی چھڑی بحث ہند مین
سچ ہے ہین۔ جو جہوٹ کہین ہم رو سیاہ
کہے ... ہون آپ ہین ... سکران
جہوٹے ہین ہم تو۔ آپ ہین جہوٹون کے بادشا

تسلیم خم ہی جو مزاج یار میں آئے

پرسوں بمبئی کے بعض مسلمانوں نے جلسہ کر کے اظہار رضامندی کیا کر کے ہندوؤں اور پارسیوں کی پروٹسٹ میٹنگ پر اپنی ناراضی ظاہر کی۔ مسلمانوں کے اس جلسہ پر مختلف خیالات ظاہر کیے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے مسلمانوں کا یہ جلسہ اقتضائے وقت اور مصلحت کے خلاف تھا۔ کوئی کہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے مسلمانوں کو بالکل خاموش رہنا چاہیے تھا یعنی پہلی پروٹسٹ میٹنگ میں مسلمانوں کا کثرت سے شریک ہونا اس امر کے لیے پورا ثبوت تھا کہ مسلمان اسکے ہم آواز ہیں خیال نہیں ہے پھر علیحدہ اپنی وفاداری کا ڈھنڈورا پیٹنا گورنمنٹ کی نظروں میں سبک اور ہندوستانیوں اور قوموں کی نگاہوں میں خوشامدی ٹھیرنا ہے۔ نیشنل ایسوسی ایشن کے مسلمانوں کا یہ قول ہے کہ سلاطین وقت ہمیں ایمانی حیثیت سے بھی یہ بتاتے رہتے ہیں کہ سب سے اطاعت اچھی اور دنیا میں رہنا اور گورنمنٹ میں رہنا [illegible] مسلمانوں نے ان مذہبی احکام وقت کی اطاعت واجب اور ضروری ہے۔ لارڈ کرزن نے اپنی کانووکیشن کی اسپیچ میں جو ہندوستانیوں کی مصلحت یا اسپیچ میں سے نصیحانہ چند جملے کہے ہیں ہوا۔ اور [illegible] دل شکن مضمون سر کیا اور تمام رعایاؤں اور ہندوستانیوں پر پانی پھر جائیگا۔ انکم ٹیکس میں تخفیف لگا کر ٹیکس میں دوبارہ تخفیف ہو سکے محصول میں تخفیف پولیس کا انتظام اور کیا رکھا ہے اپنے سارے احسانات کے ہوا ہوئی دو چار فقرے تقریر کی روانی میں بیساختہ نکل گئے اتنا جامہ سے باہر ہو جانا کوئی معقول پسند آدمی پسند نہیں کر سکتا۔ یہی مثل ہوئی کہ نیکی نہ پوچھنا احسان نہیں رہا نیکا الزام پہلے اسکو جتانا انکا شکریہ ادا کر دیا ہوتا۔ اسکے بعد برائی ہو جاتی تو برا بھی کہتے۔ یہ [illegible] انا [illegible] شکوہ سو دفعہ کی جنہ مسلمانوں [illegible] سو شکایت [illegible]

ہندوستان پر بھونچال کا وبال

بھونچال نے گذشتہ ہفتہ ایسی ہلچل مچا دی کہ بالعموم ہندوستان الامان والحفیظ پکار اٹھا۔ دھرمسالہ و کانگڑہ والی ضلع گورداسپور میں تو وہ آفت مچی کہ توبہ ہے۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ اس علاقہ میں تو واقعی قیامت خانہ تشریف لے آئی جگر چلا مندر سب زمین دوز ہیکڑوں عمارتیں نیست و نابود غیرہ تو جو کچھ ہوا وہ ہوا غضب تو یہ ہوا کہ ہماری بہادر فوج جو وہاں پڑی تھی اظہار شجاعت و دلاوری کا ارمان دل میں لیے ملک عدم کو سدھا گئی۔ دھرمسالہ کی ایک طرف ایسا پہاڑ اکھڑ کر گورکھا پلٹن کی بیرک پر گرگیا۔ جس مقام پر اوسنے چھاونی چھا رکھی تھی وہاں کی زمین شق ہو گئی۔ اور دفعتہ اسطرح خندق نمودار ہو گئی کہ گویا کسی نے خندق کھینچ لیا۔ پوری پلٹن اس خندق میں ادھراودھر ہو گئی اور بیرک میں جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔ تو جنہوں افسر ہیں نہیں اوس کو بچا لیا تھا اسکی فہرست ارسال کے آئی ان کے نام ہی زندہ درگور ہونے کی تمنا پوری باقی ہے گو وہ جانا گورکھا۔ آخر بتایا پوری ہو گئی کہ دفعتہ گورکھا پلٹن زیر گور کھا گئی۔ لہذا یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ واقعہ گذشتہ نہایت بڑا حادثہ اور غضبناک واقعہ ہے کہ کانگڑہ کی فہرست سے بہت بڑی تعداد صاحب بہادر رشتہ داری صاف برباد ہو گئی۔ انگریزی جماعت میں جو لوگ بیچارے صدمہ کا شکار ہو گئے ہیں اون سا تھ سترلیے انسر دہانی لگے ہیں کہ اگر قیامت نہ آئی تو ہم جانتے ہیں کہ ہے آفس ہی ہی [illegible] دفعتہ [illegible] ابھی اس کے متعلق بہت غور کیا کہ حضور [illegible] کہ زمانہ نے ہندوستان کو بہت بڑے گالیا ہے [illegible] نا گہانی حادثہ [illegible] ملک کا صاف [illegible]

انجمن سلطانیہ حنفیہ کی قدرتی امداد

خدا کا شکر ہے کہ اب سورت میں بھی قومی ہمدردی کا مادہ پیدا ہو چلا ہے اپنی قوم کے غریب مسکین اور یتیم بچوں کی نگرانی کو وہ اپنے اوپر فرض سمجھنے لگے ہیں اس کام کے لیے اگرچہ ایک انجمن وہاں عرصہ سے قائم ہے جسنے اپنا نام انجمن اسلامیہ مشہور کر رکھا ہے۔ اور اسکے سکرٹری خان بہادر مولوی عبدالقادر صاحب انجمن شافعی المذہب ہیں۔ اول تو اعتبار طریقہ شافعیہ انجمن کو یہ خیال تھا کہ اگر ایک اپنی حنفیہ انجمن قائم ہو جاتے تو بہت اچھا ہو۔ علاوہ ازیں بالخصوص یہ امر کہ جب یہ دستور العمل دیکھا گیا کہ اعانت خیرات بعد بند دلیش زرلوگوں کو ادنیٰ یوں ہی خیرہ باتیں تو ایسی نہیں کہ لوگوں کو کھلم کھلا مخالفت یا علیحدگی اختیار کرنے پر آمادہ کر دیتیں مگر ان بوہروں کے قبلہ و کعبہ نے جو مسلمان سورت کی عزت کی ہیں اوسمیں صورت از مسلمان وہ بوہری بالکل بہادر نے جنابہ علامہ کی دعوت خورانی کا تھیہ اور اسکے بعد مولویت کا ثبوت دینے کیلئے جمعہ کا وعظ بھی فرمایا مگر اس وعظ میں حرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اوصاف و فضائل بیان کیے وہ بھی اسی قبیل پر وعظ بصورت تصدیق ایسا تہا جو فرقہ سنی المذہب کے بالکل خلاف اسلام کی طرف سے چرکا تھا۔ اس وعظ کے بعد اسوقت سے سنی مسلمان ناراض ہو گئے بوہروں نے اسمیں بیچ چاہا کہ مرزا کا صاحب کے منہ سے وہی باتیں نکلی جو حق تھا۔ اور صحابہ کی حمایت حق ہوتی تو وہ ان جناب ذیلی کی بیان کرتے۔ بہرحال ... سنی حنفی المذہب [illegible] کہ مولوی صاحب نے مسلمان وقت ہوں بوہروں کی خوشنودی کا خیال کیا۔ آکر دونوں فرقوں میں میل جول ہو گیا تو بچے [illegible]

حضور پرنس اور پرنسس آف ویلز کی تشریف آوری دہلی

ولیعہد بہادر ہندوستان تشریف لا رہے ہیں۔ ہمارا [illegible]
قدر ہم فرمائیں۔ دلی ارمان مسرور دل ہو گا جو تشریف
آوری کے جلسوں کو دیکھنے کا مشتاق ہو گا
اور جو ہم ولیعہد بہادر ہماری قسمتوں کے مالک
بننے ہمارے شہنشاہ ہونے والے ہیں۔ کون ہے
جو اظہار اطاعت و نمک حلالی و وفاداری میں
دریغ کرے گا۔ کون ہے جو نوبت پر بھی گھر
زمین جا بیٹھا دیکھ کر دولت پھونک کر اپنا
وفاداری ظاہر کرنے کے اسباب مہیا کرے گا
بڑی بڑی ترنم والوں نے پرنسپل ہال میں
بڑے زور دار میں کہہ تو دیا کہ رعیت کی
طرف سے خیر مقدم رعیت کی شان اور نام
و نمود کے موافق ہونا چاہیے۔ مرحبا چشم
ما روشن دل ما شاد۔ مگر ذرا ہم نادر ستون
[illegible] برباد [illegible] ہمارے کرہ ہماری
غربت۔ ہماری مفلسی۔ ہماری تباہی اور ہماری
بیکسی پر بھی کچھ توجہ کی جائیگی۔ دیسی پونا
اب ہمک کا رو نیشن اور دہلی دربار کی تکلیف
مالا یطاق اور غیر ضروری اخراجات کے بار
سے سبکدوش نہیں ہونے پائے ہیں۔ طاعون
اور قحط کے زبردست صدموں نے ہزاروں
لاکھوں دلوں اور دماغوں کو معطل بیکار اور
بالکل ضعیف بنا دیا ہے۔ سخت سردی نے تمام
فصلیں غارت کر دیں۔ قحط کا کھٹکا یا قریب
قریب یقینی ہے۔ [illegible] کرار ہیں [illegible]
[illegible] ہی جان بس ناشدنی زلزلے نے اول
ایسی شادی خوش آبادی اور [illegible] کے زمانہ
میں جس خطاب کے [illegible] ہمارا دعویٰ خوشامدی
[illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] ایک

دھوم دھام کی خیر مقدم

ہونا چاہیے۔ افسوس زلزلے کی مصیبت [illegible]
میں فرما رہا ہے ان [illegible] بڑے بڑے دانشمندان
فرنگ نے ہمدردی کے تار بھیجے۔ زبانی
یا تحریری اظہار رنج و الم کیا۔ وہ ہماری
ایشیائی امت جاپان کو دیکھو کہ ہندوستان
کی مصیبت زدوں کی ہمدردی فقط زبانی
نہ کی۔ بلکہ چندہ جمع کر رہا ہے۔

یورپ والوں کی ہمدردی ان دو
افیمیوں کی طرح ہے جو باہم سفر کر رہے
تھے۔ راستے میں ایک کو پیشاب کی ضرورت
ہوئی۔ تو ایک کنوئیں کے کنارے پیشاب
کرنے بیٹھ گیا۔ پینک جو آئی۔ تو دھم دھم
ساتھی نے پوچھا بھئی یہ دھماکا کیسا ہے
میاں کہاں ہو کچھ جواب تو دو۔ تو اس نے
اندر سے کہا۔ میں کنوئیں میں گر پڑا ہوں
مجھے کسی طرح نکالو۔ یہ افیمی آدمی اتنی
ہمت کہاں سے لائیں۔ اور پھر پانی کے
قریب۔ کہنے لگے بھئی ہم تو تمہارے
خیر خواہ ہیں۔ ہماری تو دل دعا ہے۔
کہ ع خوش رہو جیتے رہو جہاں رہو

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ حضور پرنس
کی تشریف آوری ایسے وقت میں کسی
طرح بے موقع اور بے محل ہے۔ اس
لئے کہ لوگ اپنی مصائب میں گرفتار
ہیں۔ اظہار وفاداری وہ نوبت کچھ
کریں۔ لیکن روپیہ کہاں سے لائیں گے۔
اور روپیہ نہ ہو گی تو اظہار وفاداری خاطر خواہ
ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو اس پر بھی مر کھپ کے
قرض دام لیکر خرچ کرینگے وہ پرنس کے مرتے کل اور

کل کے مرتے آج مر جائینگے

یا مدتوں تک بڑے سسکا کریں گے۔ ہم
تو یہ سوچ رہے ہیں کہ خیر مقدم آرائش
اور آتش بازی میں جو کچھ خرچ ہو گا
کیا اوس سے او بڑے بوڑھے کسان
نہال ہو جائیں گے۔ یا قحط کا کھٹکا دور
ہو جائے گا۔ یا رئیسوں کے خزانوں
میں ہن برس جائیں گے۔ یا زلزلے
میں مرے ہوؤں کی مغفرت ہو گی۔ یا
نیم جان سسکنے والوں میں توانائی آ جائیگی
یا مرے ہوئے گھر سکھوں کے بال بچوں
کو پنشن وغیرہ دیا جائیگی۔ زرد چہروں
سوکھی آنتوں۔ خالی ہاتھوں اور جیبوں
پر جھوٹی اظہار وفاداری کے بیدریغ
سامان کرنا۔ کیا حضور پرنس کو شہنشاہ
ایڈورڈ کو۔ پارلیمنٹ کے سکرٹری آف
اسٹیٹ کو۔ اخباروں کے یوروپین
ایڈیٹروں کو۔ اور تمام دنیا کو دھوکا
دینا نہیں ہے۔ کہ ہندوستان میں
مفلسی کا رونا جو کچھ رویا جاتا ہے سب
غلط ہے۔ دولت کی بدہضمی نہ ہوتی
تو ایسے نخرے کہاں سے سوجھتے۔

اور لارڈ کرزن کے قول کی بھی تصدیق
ہو جائے گی ہندوستانی بڑے ہی
جھوٹے ہیں۔ روتے بھی ہیں کہ قحط
اور گرانی کے بوجھ میں دبے جاتے
ہیں۔ فاقہ کشی کے مارے مرے جاتے ہیں
مفلسی نے برا حال کر دیا ہے۔ ہمیشہ دولت
کا رونا روتے ہیں۔ اور پھر فضول اڑانے
پر بھی اوڈھار کھائے بیٹھے ہیں۔

معرکہ آرائی

پیروں کے کرتوت

اوچھوں کے سرپنچ حضرت تا۔ سلام علیک۔ تمہاری عمر شریف نے تو شاید سیکڑوں سے بھی تجاوز کرکے دوسری صدی کے پلسے پر ڈگ رکھدیا ہوگا گر آپکی اشارہ شہ ابھی ابتک زنگی سے چہل سال عمر عزیز بگذشت و مزاج تو از حال طفلی نگشت۔ آپ دینی معاملات کو بھی دنیاوی جھگڑوں کی طرح لاپرواہی پر موقوف سمجھتے ہیں اور ناچنی اور کچھ لیٹیوں سے کام میں لاتے ہیں۔ (میرین ریش کلاں افسوس باید) جتیا دنیا کی طرح دین کو بھی چوپٹ نہ کرو۔ ذرا سمجھ بوجھکر قدم رکھو وہ کرشمے کی مانند جو لوگ فریب کرتے ہیں اسکو بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔ تو دین کے کام تو بہت جانچ اور سمجھ کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ میں نے آپ کو بارہا دیکھا ہے کہ جہاں کہیں کسی شخص نے غازی میاں کے جھنڈے کی طرح بے ترتیبی سے داڑھی بڑھائی اور پیر بنا ہوا کا رخ پر چھوڑا۔ اور ایک ٹٹو پر کمل پشمینہ کا چار جامہ کس کر مالا کی ذریب کا پھیرنا شروع کر دیا آپ لپا سو ہو کے بیعت کے لیے تیار ہو بیٹھے۔ یہ لڑکپن کی عادت چھوڑ دیجئے۔ یہ تجربہ کی بات ہو چکی ہے کہ جاہل بدقماش تعویذ گنڈے لکھ کر لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے لئے بزرگ صورت شیطان سیرت بن بیٹھتے ہیں اور ریاکاری کی عبادت کا جال پھیلاتے ہیں۔ اکثر وارنٹی مجرم اپنی صورتیں بدل کر پیر و مرشد بن بیٹھتے ہیں اور جب نماز کے وقت آتا ہے تو گھوڑے پر چار جامہ کسے غل مچانے کا حیلہ کئے ہوئے۔ گھوڑے کو اڑا کر چلتا پھر پا نذر کر مریدوں میں دورہ کرنا شروع کر دیا۔

حسین نوجوان بیٹے پڑا۔ تو تخلیہ میں توجہ دینا شروع کیا۔ یہاں تک توجہ کی حدت اثر کر جاتی ہے کہ چیلہ صاحب زرد رو ہو کر گال کی چکیلی جھلک زعفرانی ہو جاتی ہے چنانچہ میرے شہر میں ایک مولوی صاحب جو نہایت خوش صورت ہیں۔ اور خدا کے فضل سے دور دور انکی پیری کے جھنڈے بھی نصب کئے ہوئے ہیں۔ اور عمر شریف نے تو اسقدر طول کھینچا ہے کہ آپکی مقدس داڑھی جو بلا مبالغہ چمکتی ہے ناف کی گھیاں اوڑھاتی ہے ۱۰ اپریل ۱۹۳۰ء کو آپ اپنے ایک خاص چیلہ کو اپنے اوپر سوار کرکے عرش کا جھونکا دکھا رہے تھے کہ اتنے میں چیلہ صاحب کے ... گولہ کا ادھر جو وہیں گذر ہو گیا یہ حرکت ناشائستہ دیکھکر نہایت طیش میں آکر دریافت کیا کہ یہ کیا راز سربستہ تھا جسکا انکشاف ہو رہا ہے۔ جناب پیر مرشد صاحب نے فرمایا کہ اس لڑکے کو جو بچپن میں خاص اپنا سجادہ نشین کیا چاہتا ہوں اسلئے اسپر سارے اسرار الہی کا انکشاف کرتا ہوں۔ اور اس کے بری مادے کا اخراج کراکے خود لے لیتا ہوں۔ تاکہ اسکا سینہ نور خدا کا سفینہ ہو جائے۔ اور اسکا تجربہ بھی کرتا ہوں کہ دنیا مقام بے ثبات ہے کہ نا سمجھ لوگ اس بحر زخار میں غوطے لگا کر اپنی جان عزیز کھو بیٹھتے ہیں چنانچہ میں اس کے گرداب بلا کا نمونہ اس چیلہ کو مشاہدہ کراتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں کہ اسکی بابت سعدی صاحب بھی فرما گئے ہیں کہ ع دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نشد تختہ بر کنار۔ اسپر صاحبزادہ سجادہ نشین کے والد بزرگوار نے پیر صاحب کی خدمت میں کچھ تحائف پیش کئے جو خاص دہلی وال اور سلیم شاہی تھے۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ پیر صاحب اپنے عنفوان شباب ہی سے بکمال جوش سجود و رکوع کا وقت تھا اکثر زانو کو

دیتے رہے۔ بہر کیف یہ معاملہ دبا دیا گیا۔ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

راقم ـــــــ

س۔ غ۔ ح۔ آزاد۔ بنارسی

شریروں کی شرارت اور نیوں کی رزالت نے گل اسلام کو آزاد پژمردہ بنایا ہے

صاحب ایمان پنچ۔ گلستان اسلامیہ کے باغبان پنچ جناب الف۔ آر کے مسٹر پنچ بہادر خان۔ سلام علیک۔ لگے ہاتھ دو تین درجن لاحول منہ میں بھر کر نیچے شرارت کی پل پر پھونک دیجئے۔ تاکہ پرشاد آدھر کا ادھر رہ جائے۔ اسے ان انجیر بیگ اور شادی شریروں کو کسیطرح کی پروا نہیں ہے۔ اگر پروا ہوتی۔ تو ایک لاحول میں مداری کی چھو ہو جاتے۔ اچھا مسٹر اٹک کرو ایسے لنڈورے جندروں کو اور لعنت بھیجو ایسے گندم نما جو فروشوں پر۔ آ جا گئے اپنے پرانے وعدے پر۔ ذرے ان کو سنا کر نادر ایجاب کر تو یاد نہیں۔ ہاہاہا۔ اجی بہو بہو رہی زبان ہے۔ جو آپ ہی وعدہ فراموش کرنے لگے یہ بھی زمانہ کا اثر ہے۔ اچھا حضرت یہ جھگڑا بھی الگ کرو۔ مابدولت بھی ایسے بھول بھلیاں کے چکر میں آگئے کہ اصل بات کو چھوڑ چھاڑ فضول کہانی چھیڑ بیٹھے۔ مرشد ایک بات آپسے دریافت کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ اسوقت مصنوعی مسلمان ایسے بیک پڑے ہیں۔ جیسے حشرات الارض۔ اوس میں بھی دو قسم ہیں۔ ایک مہذب اور دوسرے غیر مہذب۔ مہذب تو وہ جو سر پر ٹوپی اور جسم میں سیاہ یا خاکی اچکن اور نیچے کے حصے میں سفید ڈک کا پتلون۔ اور پیروں میں وارنش بوٹ اور ہاتھوں

منہ میں زرا بھی چہ ... اور چہرہ ایسا جیسے بیر بہوٹی کا
ہو ... تیں ایسی جیسے سرخی مرغی کا پر ... تن بارش
چمکا لیں ۔ وفات کے وقت کو ... اور رونق
کی مدت ... اور غریب حضرات میں
... جسم پر سفید ہے ۔ سر پر ... کا ... ابتہ
میں ... کی تسبیح ۔ منہ میں ظاہر انشاء اللہ اور باطن
میں ... ۔ ... داڑھی اتنی
لمبی ... ۔ مگر وہ حضرات ... صاف
... شراب ... سے ... اور ...
... مثال ... کو ... اور
چھوڑ ... پتا ... اسلام کو ... غیر اسلام کو ...
... ارادہ ہیں ۔ ... سب ... کی ...
کے ... ہیں ۔ ... تہذیب ...
... اور ... اس ... سے ... کر ...
... ہیں ... کا ...
... ایمان کا ... کر ...
کر ... ہیں ۔ ... زبان ... کی ...
... انسانیت ... ہیں ۔ اور اگر
کسی ... مسلمان سے ... نہیں ... جائیں تو ...
اور کہتے ہیں ۔ یہاں تو ... سے ... ہے ۔ ...
کی خبر خدا جانے ... ہے ... کا
لکھ لکھا ۔

قطعہ

ہو مبارک تجکو یاں سیشن جی
بندہ زمین میں زر چاہئے

راقم

پنجہ فولاد ۔ ... آزاد ۔ ... دہلی ۔

بکریوں کی فریاد

... حضور ... بہت کچھ حساب لگایا ۔ بہت کچھ
... مگر شکر ہے کہ ... میں ... بکر ... قربان

کے ... سرور ... جیسے ... کار ۔ جیسے تم
کیا تکلیف ہوتی ہو ... ہمارے قتل کی قسم کھائی ... ہو
کرنا ... بجا ... اور ایک کے عوض ہم ... بیسے
بیس کٹوانا ۔ یہ کیا انصاف ہے ۔ ... کو ... کرا
... جانا ۔ تم ... ہو کر ہمارے قتل
کا ... ہو ۔ ہماری ... اپنے سر لیتے ہو ۔
سوچو تو اگر گاؤکشی بند ہو جائے تو تمہارے
... کیا ... ۔ مگر ہمارا تو ستیاناس ہو جائیگا
ہمارے ... میں ... ۔ ... تو ہمارے ...
کی ... جاؤ گے ۔ بکروں کو ... کرنا ۔ بکریوں
کو ... کرنا ۔ چھوٹے چھوٹے ... کو ... کرنا
آپ کی شان سے بعید ہے بلکہ ... ہے ۔
لے جاتا ... قبر میں ...
... ہو ... ۔ ... گر ہم تو ...
... ایک گائے کے عوض بیس بیس بکریوں
کا خون کرانا آپ کو ... جانا ۔ ...
سے ... کھائی ... ۔ مگر ... تو ...
کی طرف ... ۔ ... تو جب ہے کہ ... کا
وعظ ... آپکو بزرگ اور ... ہیں
لے ... آپ کی ... ہے تو ہم غریب کو ...
... اور خدا کے لئے ... چھوڑ دیا ... ہمار
... کی ... اور ... کے
ظلم سے بچاؤ

ابھی تو ... ہے کہ ...
ابھی ... سے بہتر ہو
ابھی ... اور پھر خاک ... ہو
ابھی خاک سے ... میں ... ہو

انہیں ہر شہر میں ... دینا مبارک ہو
سخن ... کو ... دینا مبارک

راقم

س ۔ غ ۔ ا ۔ ... دہلی

ہندو حکام کی زیادتی

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال میں ہمنے
ایک مضمون اس سرخی سے ... میں شایع
کیا تھا (ہندو حکام کی زیادتی) آج پھر ... ضرورت
ہوئی کہ گورنمنٹ کو اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ مظفرنگر
کے ضلع میں بعض ہندو حکام مسلمانوں کے ساتھ
اسقدر سختی اور ناانصافی کے ساتھ پیش آتے ہیں
کہ انتہا سے زیادہ بلکہ مذہبی تعصب سے کام لیتے ہیں
اور ان کے دلوں کو دکھانے کے لئے ایک ایک
کارروائی کر بیٹھتے ہیں ۔ ... نہیں کہ ... سے
... ایسا ہو جاتا ہے کئی مرتبہ ایسی حرکات ہو چکی
ہیں ۔ اسلئے ہم اپنی ... گورنمنٹ کو اس امر کی طرف
خاص توجہ دلاتے ہیں ۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ
جلد ... لیکر مناسب انتظام کریگی ۔ موضع ...
تحصیل ... ضلع مظفرنگر کے چند اہل ہنود نے
بقر عید کے ایک روز پیشتر تحصیل ... سے
... اور ... اجلاس میں ایک درخواست اس
مضمون کی گذرانی کہ موضع ... میں قربانی
نہیں ہوتی ۔ پٹھان لوگ فساد کرنے پر آمادہ ہیں
اور ہم ایک ... بنانا چاہتے ہیں ... نہیں ...
... ۔ تحصیلدار چونکہ ہندو ہیں اور حاکم علاقہ ...
ڈپٹی کلکٹر بھی ہندو ہیں اسلئے تحصیلدار صاحب نے
بغیر اطلاع صاحب مجسٹریٹ ضلع و سپرنٹنڈنٹ ...
کے ڈپٹی ... پرشاد کو ہمراہ لیکر موضع مذکور میں
جا پہنچے ۔ اور مسلمانوں کو خوب ڈانٹ بتلائی ۔ ...
... اگر تمنے قربانی کی تو ... ہوگا ۔ یہاں تک
کہ مسلمانوں کے ... گئے ۔ اور ... سامنے
خود ... ہو کر ... کی ... اور ... ۔
جب مسلمانوں نے ... ظلم دیکھا تو خود صاحب
کلکٹر ... پر ... مقام ...

صاحب کلکٹر بہادر بڑے نیک نیت اور منصف مزاج ہونے کے علاوہ وسیع حوصلہ اور بیدار مغز بھی ہیں اسلیے مسلمانوں کی درخواست پر فوراً ہی ڈپٹی صاحب موصوف کے نام یہ حکم صادر فرمایا کہ اگر موضع مذکور میں قربانی ہمیشہ ہوتی ہے تو فوراً جاری کرا دو۔ چنانچہ اس درخواست کے حکم کو دست بدست مسلمان لوگ لیکر ڈپٹی صاحب کے پاس پہنچے۔ مگر ڈپٹی صاحب نے تعصب مزاج ہونے کے مجسٹریٹ ضلع کے حکم پر بھی کوئی عمل نہ کیا۔ بلکہ ایک لفافہ پر آئی ڈیٹ کسی شخص کے ہاتھ صاحب کلکٹر بہادر کی خدمت میں روانہ کیا جسپر صاحب بہادر نے موقع کا ملاحظہ فرمانیکا حکم دیا تب قاصد نے اوسیوقت واپس جاکر ڈپٹی صاحب کو خبر کی۔ تو ڈپٹی صاحب تحصیلدار و تھانہ دار موضع مذکور پر پہنچکر ۱ بجے شبکو موضع میں جاکر قربانی کرا دی گئی اور تعمیر شوالہ جاری رہی جسوقت حضور کلکٹر صاحب بہادر اگلے روز بوقت ۱۲ بجے دن کے موقع پر خود تشریف لائے۔ اور فوراً ہی تعمیر شوالہ جدید کا ملاحظہ فرماکر بند کرا دی۔ اور تحقیقات ضابطہ پر رجوع ہوئے۔ جو اس موقع پر کل عملہ و مردمان ہر دو فریق موجود تھے لی گئی۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب تحقیقات اور ادائی میں سرنگون تھے۔ جسوقت بیان پٹواری و چوکیدار موضع ہو رہے تھے اول تھانہ دار بوڑانہ سے دریافت کیا گیا کہ تم نے اپنے فرائض منصبی کیوں نہیں ادا کئے۔ بیچارے چوکیدار پر ڈالکر الگ ہو گئے کہ اطلاع نہیں کی۔ جسپر بیان چوکیدار کا لیا گیا۔ بیان ہے کہ اس موضع میں کبھی آجتک کوئی تکرار مذہبی معاملات کی نہیں ہوئی۔ ورنہ کبھی اہل ہنود کا بنایا پرشوالہ تھا۔ اور نہ کبھی سنکھ بجا۔ میں نہیں جانتا ہوں۔ عید سے ایک روز پیشتر اچانک ڈپٹی صاحب و تحصیلدار صاحب آپہونچے اور مسلمانوں کو بلوا کر قربانی بند کرنیکا حکم دیدیا اور چلکے لیلیے۔ اور شوالہ جدید کی نیو اپنے آپ خود کھڑے ہوکر رکھوائی ایسی حالت میں کب رپٹ کرا سکتا تھا۔ معلوم کلکٹر صاحب بہادر نے چوکیدار کی غفلت سمجھکر اسکی نوکری اور وجہ سمجھکر برخاست کیا۔ الا ایسے ہی بیان پٹواری موضع مذکور کے ہو رہے تھے جسکو برخاست ہونیکا حکم دیا گیا۔ مقدمہ ابھی تک باجلاس صاحب کلکٹر بہادر کے زیر تجویز ہے ۱۳ اپریل ۱۸۹۸ء مقرر ہے جو کامل امید انصاف کی جاتی ہے۔ انجام نتیجہ سے اطلاع دینگے۔ اب ہم اپنے ناظرین اور گورنمنٹ کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ تحصیل بڑھانہ ضلع مظفرنگر میں پٹھانوں کے باڑہ موضع ہیں جو باڑہ بستی کے نام سے مشہور ہیں۔ اور ان سب میں زمینداری و نمبرداری و ملکیت ہمیشہ سے چلی آئی ہے اور کل اہل ہنود ان موضعوں کے اندر آباد ہیں کل بطور رعایا کے ہیں۔ چنانچہ موضع حبیب پور بھی اسی باڑہ بستی میں شامل ہے۔ اس موضع میں کوئی آجتک شوالہ یا مندر یا سنکھ کا بجانا نہیں ہوا۔ معلوم اہل ہنود نے کس زور پر پٹھانوں کا مقابلہ کیا۔ شاید تحصیلدار و ڈپٹی صاحب کی اپنا ہم مذہب سمجھکر یہ جرأت پیدا ہوئی ایسی صورت میں ہم یہ بات ضرور کہہ سکتے ہیں کہ تحصیلدار و ڈپٹی گنگا پرشاد و موضع حبیب پور کے اہل ہنود سے ضرور میل رکھتے ہوں گے۔ کیونکہ ایسی گپ چپ کی کارروائی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ دونوں صاحبان نے باوجود ہونے منصب کے مجسٹریٹ ضلع کو بھی اطلاع نہیں دی۔ نہ اوسکی بدنامی کا کچھ خیال کیا گیا۔ سخت افسوس ہے کہ ایک معزز کلکٹر یوپی میں کلکٹر بہادر سے ایسے معاملہ کو پوشیدہ رکھا کتنی غلطی اور نادانی کی دلیل ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب کلکٹر اپنے ضلع میں دونوں صاحب کو نہ رکھینگے ورنہ آئندہ موقعہ کوئی نہ کوئی صورت فساد پیدا کرینگے۔ یہ صاحب کلکٹر بہادر کی رحمدلی کا باعث ہے جو تحصیلدار و ڈپٹی گنگا پرشاد پر کمیشن نہیں چلایا گیا۔ حضور والا گورنمنٹ کو صاف ظاہر ہے کہ دیہاتی لوگ بالکل جاہل مطلق ہوتے ہیں۔ اور معاملات مذہبی کو جو قدیم سے ہوا ہے ایسے چپ چاپ دبا دینا باعث خطرناک موقع تھا کہ جسکی مجسٹریٹ کلکٹر بہادر کو سخت بدنام ہونا پڑتا۔ صرف گورنمنٹ کو اقبال کا باعث ہے جو خیر گذری (باقی آئندہ)

راوی

وہی چلا پڑنا۔ زید وہیں آنت۔ از مظفرنگر

بخشوائی گئی روزہ گلی پڑی نماز

جلیسر صدر بازار میں ایک شخص شیخ محمد لطیف عرف جمعہ خان رفو کنسولٹنٹ تھے در اصل آدمی نہایت چست اور خیر خواہ سرکار۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کے بھی خیر خواہ حتی کہ ہر قوم سے ملت۔ ایک شبکو دو سو غنڈوں نے ایک مقدمہ جوا کا بذریعہ پولیس کے پکڑوا دیا جسمیں وہ مدعی علیہ تھے۔ اور نمبر اول مدعی علیہ جسکو مکان میں جوا ہوتا تھا سکنہ ترنجا بازار کا تھا۔ چونکہ یہ آدمی مالدار ہے لہذا اسنے ایک وکیل مسٹر رکسن کو مقرر کیا۔ اور اسنے دیکھا کہ یہ معاملہ ٹیڑھا ہے کچھ ایسا دانو لگایا کہ دارو غہ کو لینے کے دینے پڑگئے۔ چنانچہ ایک نالش ہمیشہ رہ وکیل ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کی اور یہ بیان کیا کہ دارو غہ فلان تاریخ کو میرے مکان پر جاکر فلان فلان ہمارے ملازمین کے سامنے مبلغ دو سو روپیہ بطور رشوت کے طلب کرتا تھا خدا کی شان دیکھیے۔ اور تین آئین گلے پڑیں کنسٹبل مجسٹریٹ ذی ہوش کے مقدمہ کو بجائے سزا دینے کا دارو غہ صاحب کے خارج۔ اور فیصلہ میں یہ لکھدیا۔ کہ دارو غہ کے چال چلن میں شک ہے اور مدعی علیہ ایک معتبر شخص ہے۔ جو عہدہ ... ملازمت کی

جوا نہیں ہوا۔ اور بس قدر ایسا ہی ہوا نہیں
کہلا سکتا۔

اب اُدہر کی سنیے کہ ضلع مجسٹریٹ مسٹر گریرسن نے
کہ دار و غہ صاحب نے بہت کچھ داد و فریاد مچائی۔ مگر
بقول شخصے کون سنتا ہے نقار خانہ میں طوطی کی ۔۔۔
ہو رہا ہو۔ اس پیشی میں میں حاضر تھا میں
ایسی بے ایمانی پر جبکہ سنت اللہ اور بیچ بہادر
دونوں کے ایسے شخص اور ہر نے بھی شبہ بیان کیا
کہ مقدمہ مرجبہ اور بیجا کرنے کی وجہ سے
باقی رہا ہے کہ ایسا کیوں ہوا اور حاکموں نے کیوں
بے انصافی کی۔ آپ غالباً خود ہی سمجھ گئے ہونگے
مگر نہ اس شان دیکھیے کہ یہ مقدمہ اپیل میں دیا گیا۔
اور بیچ صاحب بہادر نے فوراً ہی مقدمہ ڈسمس
کیا اور اپنی بیدار مغزی سے یہ کہا کہ مقدمہ سراسر
بھرتی ہے۔ اور مرلی علیہ کو ناحق اور بیل مرتبانگی
سے یہی جانا دیا جاتا ہے کہ مقدمہ مرچلا دے دیا جائے
اور اسکی بھی تیاری ہے اور ہر کچھ نتیجہ ہو گا عنقریب
سے گزارش کروں گا۔ خداوند کریم مسٹر ... کی
دت صاحب بیرسٹر کو خوش رکھے جنہوں نے بڑی
جانفشانی کے بعد مقدمہ لے لیا۔

راقم

م ۔ و ۔ از اگرہ آباد

جوینده یابنده

... کی نسبت گذشتہ پرچہ میں ...
روپیہ ... سکہ ... کیا گیا بنا اتفاق سے ...
... صاحب ... کو مسجد ... کی ...
... چند ... کی ... جیت ... مشتہر ...
... سے معلوم ہوا کہ ... شرائط ...
... درست ... عبد الکریم حاجی محمد ... کو ...
... نہیں ... کی ...

کہاں سے نازل ہو گئے۔ مگر یہ خیال ہو کہ جو نمبر ...
صاحب کی کانگریس رہی ہے۔ اور جو اور نمبروں سنے
اخبار ... مولوی ... علیہ کا بنده میرے نام ...
کیا۔ اسکا ... ہے میاں کا ... کر ...
ڑیں جلا کر دیا۔ ورنہ یہ کیا ضرورت تھی کہ ...
(اشتہاری علیہ ملتے ہی مال ... کا ...)
لی جائے۔ یہ ... بات ہے۔ ... و ...
کر ... سے اس سال کے خریدار۔ کو حاجی محمد
... ایک نا ... کار ... فوراً آئے آپکی ...
... ۔ ... تو جب آئیں کے جب آئیں گے ...
... کا ... جناب ... صاحب ... پولیس
انسپکٹر ... ٹاؤن میں ... رکھا ہوا ہے
اور ... میاں صاحب کو حکم دیا گیا ہے کہ جب تک
لڑکے ... کی ... آئے۔ آپ پیچھے بیٹھے
مسجد کی ... زبان ترشے۔

... ہمارے ... خریدار ... کہ ... بیز
... کرتے ہیں ... پولیس ٹاؤن میں ... معمول
... اداکرتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں دیا
تو ہم شکریہ کے ساتھ ... ایسا کریں گے کیونکہ
ہمکو ... فخر کیا کم ہے کہ ہماری معمولی کوشش سے
ایک مسلمان کا دل خوش ہوا۔ البتہ اگر وہ ... میں
... ہیں۔ تو خیر کیا مضائقہ ہے۔ داشتہ آید
بکار کے مصداق ہوگا۔ (باقی آئندہ)

راقم

قیامت نگار ۔ از ...

قطعات تاریخ

وفات حسرت آیات ملک ہندوستان
ناظم یار جنگ ۔ وقیر الدولہ فصیح الملک
عالیجناب حضرت نواب مرزا خان صاحب

بہادر داغ دہلوی نور اللہ مرقدہ

طبعزاد محمد حسن علی شکیب منشی و ... کوتوال ...
... نواب ... راجہ شیو راج ... وقت
بہادر آصفجاہی

حیدرآباد دکن ... رفت جنت شاعر عالی ...
گفت تاریخ ... شکیب ... حزین

ہے ... دل ... ۔ ناسور داغ

از منشی سمیع اللہ آسیر امروہی ... چیا ... شہر ...

داغ جو تھا شاعر نازک خیال ... ہو گیا اسکا دکن میں انتقال
آئی ... اجل ساتھ ہو لیا ... اور جا نہیں تھی کچھ قیل و قال
شاعری ... ساتھ اسکو اور ... شاعر ... کیوں ... ڈال
تھا بظاہر داغ پر ... تھا ... شاعری کی فن میں تھا ...
اور ... استاد ... کلام ... شوره ... انتظام ... فال
نام ... تھا ... کہ ... اور ... زوال
سال رحلت ... میں لکھ آسیر
داغ ساشاعر ... پیدا ہو محال

از شریف الحسن ... حیدرآبادی۔

سنکے ... رحلت داغ ... پیدا ہوا ...
... وفات کی تاریخ
... ۔ ...

قطعۂ تاریخ

رحلت جناب نواب اکبر الملک اکبر جنگ کوتوال شہر حیدرآباد دکن مرحوم ومغفور

من تصنیف حکیم محمد عماد الدین ... ۔ از حیدرآباد دکن

اکبر الملک ... عدل ...

از ... پیشینیان سبقت ...

گفت عالم سال تاریخ وفات
آہ ہادی گو قوال شہیر بود
۱۳۲۳ھ

قطعہ تاریخ وفات داغ دہلوی

نتیجہ طبع جناب خطیب فاضل دربار شاہ صاحب متخلص بہ اوستاد مقیم مدراس

میں نے پوچھا اسے شیخ عبد الغنی
شیخ دو غم سے کیوں ہو تو مایوس آج
کس لئے ماتم ہے کیا ہے واقعہ
تو نے پہنا کیوں سیہ ملبوس آج
ہے مبدل غم سے کیوں تیری خوشی
طرز ہے یہ حالت معکوس آج
یوں کہا اس نے کہ میں کیا بے خبر ہوں
کیسے جہاں پر رنج ہے محسوس آج
کون اس غم سے نہیں ہے داغدار
بن گیا ہر دل پہ طاؤس آج
کیا نہیں تجھکو خبر اے بادشاہ
داغ کی رحلت ہوئی افسوس آج

نتیجہ طبع جناب محمد اسمٰعیل شہید صاحب مخدوم متوطن مدراس

اندھیر ہے کہ بزم سخن بے چراغ ہے
ہے ہے جوان و پیر میں ماتم بپا ہے آج
باغ سخن کو آہ خزاں نے کیا تباہ
ہر برگ گل میں خاک اڑاتی صبا ہے آج
بلبل رسا نہیں رہا جو تھا عندلیب ہند
وہ گلشن جہاں سے سفر کر گیا ہے آج
دے اس کو اپنے فضل سے یا رب اجر خیر
اردو کا نام جس کے سبب زندہ ہوا ہے آج
مخدوم غمزدوں کی تسلی کے واسطے
لکھ دیجئے کہ داغ ارم کو گیا ہے آج
۱۳۲۲ھ

زینت شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور نا لائقین خضاب کی شکایتوں سے ماہ دولت کا ناک میں دم آگیا تھا کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ اور کسی کی یہ شکایت تھی کہ اگر ایک ہفتہ لگاتا ہوں لگاتا ہوں تو ڈاڑھی شریف پر ایسی چمک اوڑنے لگتی ہے جیسے کسی کے چہرے پر دفعتاً رنڈی کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ اور یہ شکایت تو عموماً تھی کہ شیشی نمبر اول کی بدبو ہی نمبر ثانی کی بو بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر دل بھی جل کے کالا ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے ہمارے دماغ کو بھنا دیا۔ آخر گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے۔ جوئندہ یابندہ۔ خدا کے فضل سے ہم اپنی کوشش میں کامیاب ہوئی ہیں۔ تو دیکھئے جو تعریف حقیقی ہوں اور خفیف خرابی کا کام ہے۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ تعالی بے بنیاد فقرہ ہمارے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا ناظرین کی اطمینان کے لئے صرف اتنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے اور یہ خوبی ہے کہ تمام خضابوں سے ڈبل ہے۔ شیشی ایک ایک اونس کی اور قیمت ایک روپیہ ایک آنہ۔ معہ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ۔ پسند نہ ہو تو واپس کر دو۔

خضاب لاجواب

یعنی زرشاہی خضاب۔ اس کے افعال کے ہم ذمہ دار نہیں۔ قیمت تین بکسوں کی دو روپے

المشتہر
منیجر پنچ بہادر بمبئی

اسلامی دنیا

قلمرو عثمانی میں جو بعض مقامات جنگل پڑے ہیں بکثرت ہوتے ہیں اور ندرت کر ترتیب کرتے ہیں۔ اسلئے بابعالی نے حکم دیا ہے کہ بلون میں سمی دوائیں چھڑک کر انہیں ہلاک کر دیا جائے۔

بابعالی کو شان ہے کہ ملکی معدنیات سے نکلوانے کے کام کو بیش از بیش ترقی دیجائے تا کہ کانوں سے معقول آمدنی ہو سکے۔

امسال حجاج بیت اللہ کا شمار دو لاکھ ۸۰ ہزار تھا۔

والی حجاز و امیر مکہ کو سلطان المعظم نے انکے حسن انتظام سے خوش ہو کر خوشنودی مزاج کا پیام اور اپنی جانب سے سلام بھیجا ہے۔

بیروت میں بابعالی نے پولیس کی ایک پلٹن مقرر کی۔

سلطان المعظم نے یہ سنکر کہ استار (علاقہ بیروت) میں ادائے فرائض کے لئے کوئی مسجد نہیں ہے۔ حکم دیا کہ ایک عمدہ مسجد بہت جلد بنوا دیجائے۔

سلطان المعظم نے اپنے چچا زاد بھائی پرنس عزیز حسن پاشا کو کرنیل کا خطاب دیا۔

خرطوم میں بتقریب عید الفطر مصری حکومت کی طرف سے خوشی کا اجلاس کیا گیا۔ اور اکثر قبائل کے مشائخ کو خلعت ملے۔

مصر کے محکمۂ انسداد غلامی نے فروری کے مہینے میں ۹ حبشی کنیز و غلام آزاد کئے۔ چار حبشی کنیزیں جو قسطنطنیہ کو جاتی ہوئی پکڑی گئیں

جرمنی سے جو ہوئے ہیں ۱۵ اسٹیمر تعمیر قسطنطنیہ پہونچ گئے ہیں بحر کا وزیر ان سے ... عنوان انشاء اللہ نہ رہ ... پر ... ہیں۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

لندن ۸ اپریل۔ جنرل لینیوچ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ... تاریخ کو ساگنشو کے شمال میں ایک خفیف سی جنگ ہوئی۔ اسکا بیان ہے کہ اس جنگ میں جاپانیوں کا بہت بڑا نقصان ہوا لیکن روسی صرف ۴۰ ہی مارے گئے۔

جنرل کیروپٹکن اور جنرل لینیوچ نے زار روس کو اس جنگ کے متعلق خبر بھیجی ہے اور یہ خبر دی ہے کہ روسی سپاہ نے اس جنگ میں اعلیٰ درجہ کی شجاعت دکھائی ... روسی توپ کے سامنے آئے ... ہی۔ انکی مستقل مزاجی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ روسیوں کو فتوحات حاصل ہوں گی۔

جزیرہ کریٹ میں موجودہ انتخابات اہم واقعات پیش کرینگے۔ وہاں کی حالت نازک ہو رہی ہے۔ برٹش کا جنگی جہاز ... اور اٹالین جہازوں کے ساتھ سیلینا سے روانہ ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں بہت سخت شورش پیدا ہو گئی ہے۔

روٹر کا مراسلہ نگار بیان کرتا ہے کہ روسی بیڑہ مقام ... پر لنگر انداز ہے ... کا بیڑہ مع ... انتظامات کے ساتھ جانب شمال روانہ ہو جائیگا۔

مقام ... میں روسی سپاہ کی ہزیمت کے بابت جو رپورٹ شائع ہوا تھا اسکی سینٹ پٹرس برگ میں تردید کیجاتی ہے۔

جنرل ... کا جنگی جہاز جو ... سپاہ کو بندرگاہ ... سے روانہ ہوا تھا اب وہاں ... پہنچ گیا ...

... قیدیان تبریز سے ... پہونچے تھانہ اور پولیس ... خانہ پر لیجا ... تبریز کے چند دوست رہے تھے۔ انہوں نے بہت اشتعال انگیزی کی تھی ... دانشمندوں کا ... قریب پہونچنے پر گئے تھے۔

مراکو کی تازہ خبر مظہر ہے کہ سلطان اور مدعی سلطنت کی سپاہ کے مابین مقام ... میں سخت جنگ ہوئی۔ سلطانی سپاہ پسپا ہو گئی ... سپاہ نے مدافعت کی اور مدعی کی سپاہ کو شکست دی۔

روسی ... جہاز ... کے خوف سے ... روانہ ہوا ہے کہ وہ اصل بیڑہ بالٹک کے لئے معلوم ہوا ہے بندرگاہ سائیگون میں اسکی داخلہ کی ممانعت کی گئی ہے ... کا اقبال ... برٹش سفارت کی معرفت دیا جائیگا۔ اس ... میں جہاز ... جاسوس ...

کلکتہ ۸ اپریل۔ شب گذشتہ کو یہاں زلزلہ عظیم واقع ہوا ... رات تک ... بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش ہوئی۔ اکثر محلوں میں سیلاب کی علامتیں نظر آتی ہیں۔

خبر ... روسی بیڑہ بالٹک ۸۰ میل کے فاصلے پر جانب شمال و مشرق سنگاپور سے روانہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ... گورنمنٹ نے جو رپورٹ شائع کیا تھا کہ جزائر انڈمان کے قریب ... ہے۔ یہ خبر ... ہے ... کی ... ہے کہ برٹش ... جہاز ... ہانگ کانگ کے ... میں ... اول ... کے ... نے ... دیکھا اور ...

... جہازات تھے ... سب ... جنگی اور ... جہاز ... تھا۔ میں ... سلامی کی ترتیب ہوئی۔ روسی ... سے ... اور سلامی کا جواب دیگر ... بیڑہ منتشر حالت میں تھا۔

سوئزرلینڈ سے خبر آتی ہے کہ ایک شاہی فرمان جاری ہوا جسکا مضمون یہ ہے کہ بندرگاہ ... کا فوراً قبضہ کر لیا جائے کیونکہ جاپان کا خیال ہے کہ وہ بطور بحری فوجی مقام استعمال ہو رہا ہے۔

جاپانی مارشل اویاما خبر دیتے ہیں کہ گذشتہ ۴ تاریخ کو مشرقی مقدن میں ۳۰ میل فاصلے پر روسی سوار اور پیدل سپاہ میں جنگ ہوئی روسی قدم قدم پر لڑتے بڑھتے ... کی جانب شمال مشرقی جانب پیچھے ہٹے تب روسی ... کی جانب پسپا ہوئے ہیں۔ جنگی حالت بدستور ہے اس واقعہ نے کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

روسی سپہ سالار جنرل لینیوچ خبر دیتے ہیں کہ روسی سواروں نے مقام ... کے قریب ... پر یورش کی اور ... توڑ ڈالی۔

ریاست کشمیر میں ایک کوہ آتش فشاں کے شعلوں کے باعث پہاڑی دھواں دھار ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں زلزلہ حال کا باعث یہی پہاڑ ہے ۸ اپریل ... اب بھی خفیف زلزلے محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن انکا اثر مثل حباب ہے جو بمشکل ظاہر ہوتا ہے۔ آج صبح ۸ بجے کسی قدر سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ لیکن خدا کا شکر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

[illegible]

شہر مراد آباد طاعون سے بالکل محفوظ تھا۔ یہان ابتک کوئی کیس نہین ہوا تھا مگر اب یہان بھی طاعون آگیا۔ چنانچہ اہل ہنود مین چند کیس ہو چکے ہین۔ (نامہ نگار مراد آباد)

مسٹر ڈولٹ منیجر ریاست کھنگرہ تمام الزامون سے بری ہوئے۔ زمانۂ معطلی کی ذیل تنخواہ آخر ۱۹۰۴ء تک پائینگے۔ اسکے علاوہ اخراجات مقدمہ کے معاوضہ مین بھی مسٹر ڈولٹ کو ۱۵ ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ مسٹر مذکور عرضی دینگے کہ قانونی اخراجات کی طرح دماغی صدمہ کا بھی معاوضہ ملے۔

دھرمسالہ مین گورکھون کی جائداد کی حفاظت کی گئی ہے اور چوری اور لوٹ سے محافظت کیلئے کچھ فوج بھی رکھی گئی ہے۔ دھرمسالہ کے قریب مقام بلیہ بالکل زمین دوز ہو گیا۔ راجہ عظیم اللہ خان انکے چچا، پانچ بھانجے بھتیجے اور ۲۰ متعلقین دبکر مرگئے۔ سلطانپور مین ۲۰۰ - اور پالمپور مین ۳۰ دیسی مرگئے۔ کانگڑہ تحصیل مین ۱۰ ہزار آدمی مرے خاص شہر کانگڑہ مین ۵ ہزار آدمی تلف ہوئے۔ پالمپور تحصیل مین ۳ ہزار آدمی مرے۔ ناگوی منڈی مین ۲۰۰ آدمی مرے

نامہ نگار پشاور خبر دیتے ہین کہ ۴ اپریل کو تمام دن بھونچال محسوس ہوتا رہا۔ سہارنپور کی مسجد جامع مین نقصان آیا۔ مینار مین گر جا کر شکست ہو گیا۔ کچھ آدمی بھی تلف ہوئے۔ پشاور کی ڈویژن مین ہر ایک مکان مین نقصان آگیا ہے ایک آدمی بھی جان سے مرا۔ سمانہ مین امام باڑہ کا گنبد شق ہو گیا ہے۔ بارہ دری خاص مہاراجہ صاحب کو بھی سخت صدمہ پہنچا۔

لاہور مین یکشنبہ (ہفتہ گذشتہ) کو ایک دنگل ہوا۔ ویدو نے چمن پہلوان کو گرا دیا۔

سمات دہلی سے خبر آئی کہ وہان بالکل غیر معمولی بہت زور کی بارش ہوئی جس سے بہت نقصان ہوا۔ مگر اس شدت کا تھا کہ دن کو مشعلون کی ضرورت ہوئی۔ کئی جگہ زمین بھی شق ہو گئی

زار روس کی حالت زار واقعی قابل رحم ہے جی جی اخبار لکھتا ہے کہ ولیعہد شہزادہ روس کی حالت صحت سخت طور پر بگڑ گئی ہے۔ اور وہ مرض جہلک مین مبتلا ہے زار و زارینہ کو کسی پہلو قرار نہین ہے اگر خدانخواستہ شہزادہ کو کچھ ہو گیا تو زار روس تو کہین کے نہ رہینگے۔

گورکھون مین ماہ مارچ مین قریب ۴۰ ہزار چوہے مروائے گئے۔ اس کے لئے اجرت پر ۹ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔

میڈرڈ (پایہ تخت اسپین) کا ایک سگریٹ کا [illegible] ۱۰۰ لاشین برآمد ہو چکی ہین سنا جاتا ہے ۲۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ قرب و جوار کے کل اسپتال مجروحین سے بھر گئے ہین۔ شاہ اسپین اور کل عمائد سلطنت مقام واردات پر پہنچ گئے۔ شاہ نے ایک گھنٹہ کامل تک مجروحین کے بچانے اور تیمارداری کے متعلق فوری ہدایتین کین۔

کوئٹہ مین منگل کو ایک پہر رات گئے وقت ایک فرنگی سنتری کا نشانہ بندوق سے چت کیا گیا۔ اور مقتول سنتری کی رائفل چھین کر چمپت ہو گیا

جنوب وزیرستان کی سرگرمل پر حادثہ ہوا ٹیلہ آ پڑا۔ ۸ آدمی دبکر مرگئے۔

قلعہ آگرہ کے صحن مین عمدہ سنگ مرمر کی کان نکلی

رامپور مین بہت سی زمینین شق ہو گئی ہین اور بہت سے مکان مسمار ہو گئے۔ اگرچہ جانی نقصان کم ہوا۔

قطعہ تاریخ

انتقال پُر ملال حضرت پیر طریقت مہر سپہر معرفت و حقیقت حاجی سید ولی قلی شاہ صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ
نتیجہ فکر احقر العباد غلام غلامان شیخ احمد متخلص بہ آہ حنیری - ساکن حال شہر بمبئی

جب سُنا مین نے وصال حضرت عارف کا حال
کیا کہون صدمہ اندوہ و الم حاصل ہوا
ہو گیا بیساختہ جاری زبان پر آہ آہ
ہادی برحق سے خالی حیف کیا عالم ہوا

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔